انعاماتِ رحمٰن

بطفیل و بحرمتِ مولانا فضل رحمٰن رح گنج مرادآبادی

انعاماتِ رحمٰن

انعاماتِ رحمٰن

مؤلفہ

انعاماتِ رحمٰن

ناشر: محمد نسیم صدیقی (مولوی) مجددی قادری

تذکرہ
انعاماتِ رحمن

بطفیل و بحرمتِ مولانا فضل رحمن گنج مرادآبادی

مؤلفہ
استاذ العلماء
مولانا سید محمد عبدالغفار صاحب
ندوی نگرامی مجددی قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آں را کہ رہے ہست بحضرتِ رحمٰن است
دُریاب کہ زیرِ سایۂ احسان است
سرمایۂ اُو زفیضِ کوثر دائم
علم و عمل و محبتِ ایمان است

نام کتاب : انعاماتِ رحمٰن
بطفیل و بحرمتِ مولانا فضل رحمٰن رح

مؤلف : استاذ العلماء مولانا سیّد محمد عبد الغفار صاحب
ندوی نگرامی، مجددی قادری

تعداد : ایک ہزار

صفحات : ۲۷۶

سنِ اشاعت : نومبر ۱۹۹۲ء

ناشر : محمد نسیم صدیقی (مولوی) مجددیؒ قادری

مطبع : الطاف ایجوکیشنل پرنٹرز، بنگالی گلی اردو بازار، لاہور

فنی مشورہ : مولانا عبید الحق صاحب ندوی

معاونین : ظہور ناظم - انور صدیقی، محمد عالم، غلام رسول اختر

خطاطی، ٹائیٹل و رباعی : امداد احمد بن خورشید عالم

مقام اشاعت : ۵۱/ڈی - ایل ڈی اے - بلاک نمبر ۲۸
ریلوے کالونی نیو ملٹری بیرکس مغلپورہ - لاہور

اسٹاکسٹ : ملک بک ڈپو، اردو بازار، لاہور
صابری دار الکتب قذافی مارکیٹ اردو بازار لاہور

ہدیہ : مبلغ ساٹھ روپے (-/۶۰ روپے)

پتہ برائے خط و کتابت :
محمد نسیم صدیقی (مولوی)، مجددیؒ قادری مکان نمبر ۵۱/ڈی - ایل ڈی اے
بالمقابل بلاک نمبر ۲۸ ریلوے کالونی نیو ملٹری بیرکس، مغلپورہ، لاہور

اور خادم سے فرمایا:

"انہیں اٹھا کر رکھو ہم ان کا شربت پیا کریں گے۔"

میں خوش ہوا۔ کیونکہ میرا خیال تھا کہ میرا ہدیہ کیا پسند آئے گا، اوروں کا ہدیہ پسند فرمائیں گے کیونکہ وہ لوگ حضرت کی رغبت کی چیزیں لائے تھے۔ لیکن خلافِ توقع معاملہ برعکس ہوا۔ اوروں کو بھی تعجب ہوا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

پھر از خود فرمایا:

"تمہارے پاس کوئی دوا بھی ہے؟"

میں نے عرض کیا:

"حضرت دوا تو میرے ساتھ کوئی نہیں ہے۔"

کیونکہ میں شربت انار کو دوا کے طور پر نہیں لے گیا تھا۔

اس پر ساتھیوں نے مجھ سے آہستہ سے کہا:

"شربت انار تو ہے۔"

میں نے مکرر عرض کیا کہ:

"حضرت! شربت انار البتہ ہے!"

فرمایا:

"وہ تو تم نے افطار کے لیے اپنے ساتھ لیا ہے؟"

میں نے کہا:

"لایا تو تھا افطار ہی کی نیت سے مگر اب جی چاہتا ہے کہ حضرت قبول فرمالیں۔"

فرمایا:

"بہت اچھا!"

چنانچہ میں نے پیش کیا اور حضرت نے وہ بھی قبول فرمالیا۔

ہدیوں سے فارغ ہونے کے بعد مختلف باتیں فرماتے رہے۔ بعض بعض یاد بھی ہیں۔ مثلاً فرمایا کہ:

"کہنے کی بات نہیں ہے، لیکن تم سے کہتا ہوں کہ میں جب سجدہ کرتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے پیار کرلیا۔"

دوسری بات یہ فرمائی کہ:

"بھائی! جنت کا مزہ برحق، حوضِ کوثر کا مزہ برحق، مگر نماز میں جو مزہ ہے کسی چیز میں نہیں۔"

ایک بار یہ فرمایا:

"بھائی! ہم تو قبر میں بس نماز پڑھا کریں گے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں تو قبر میں یہ اجازت دے دیں کہ بس نماز پڑھے جاؤ۔"

چوتھی بات میں کچھ شک ہے۔ اسی جلسہ میں فرمایا یا بعد کے کسی جلسہ میں بلکہ اس میں بھی شک ہے کہ بلاواسطہ سنا یا بالواسطہ۔ بہرحال اگر بالواسطہ بھی سنا ہوگا تو کسی ثقہ راوی سے سنا ہوگا۔ کیونکہ اس کی صحت کا مجھے اتنا وثوق ہے کہ بلاواسطہ سننے کا احتمال ہے بہرحال چوتھی بات یہ فرمائی کہ:

"جب ہم جنت میں جائیں گے اور یہ ایسے طور پر فرمایا جیسے یقین ہو کہ جنت میں ضرور جائیں گے اور حوریں آئیں گی تو ہم ان سے صاف صاف کہہ دیں گے کہ بی! اگر قرآن سننا ہو تو سناؤ، ورنہ جاؤ اپنا رستہ لو۔"